چیف ایڈیٹر: مجیب الرحمٰن شامی

روزنامہ

پاکستان

THE DAILY PAKISTAN MULTAN

ملتان

ایڈیٹر: عمر مجیب شامی

جلد 28 | جمعۃ المبارک 3 محرم الحرام 1440ھ 14 ستمبر 2018ء 30 جادی 2075ب | 12 صفحات | قیمت 15 روپے | شمارہ

زراعت نامہ

نوید عصمت کاہلوں

سٹرابیری کی کاشت و دیکھ بھال

سٹرابیری ایک پرکشش، خوبصورت اور ذائقے دار پھل ہے جو اپنی غذائی اور طبی خصوصیات کی وجہ سے بہت مشہور اور جاذب نظر ہے۔ پھل کی شکل مخروطی اور رنگ سرخ ہوتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے سفید بیج ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل کھانے کے علاوہ جیم، جیلی، مربہ، چٹنی وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔ سٹرابیری وٹامن سی کا بہت اچھا منبع ہے۔ ایک سو گرام پھل میں 52 ملی گرام وٹامن سی پایا جاتا ہے جو کہ عام پھلوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ سردی کی پیداوار میں یہ خود بہ خود اپنی افادیت رکھنے کے باوجود خاطر خواہ مقبولیت حاصل نہ کر سکا جبکہ وادی سون سکیسر، سرگودھا، لاہور، قصور، شیخوپورہ، پسرور، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، بہاولپور، مظفرگڑھ، لودھراں اور لیہ میں اس کی کاشت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سٹرابیری کے لئے سرد مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ سخت سردی اور سخت گرمی دونوں اس کے لئے نقصان دہ ہیں۔ سردی کے موسم کو کسی حد تک برداشت کر لیتا ہے مگر گرمیوں میں اسے اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ موسم سرما کے اختتام پر پڑنے والے کورے سے اس کی کونپلوں کو سخت نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ چونکہ یہ پودا زمین کے بہت نزدیک ہوتا ہے لہٰذا سٹرابیری کو چھتدار پودوں کے درمیان لگانا چاہئے۔ سٹرابیری کی کوالٹی اور پیداوار کا انحصار زمین کی زرخیزی، اس کی گہرائی اور پانی کے بہترنکاس پر ہے۔ اس لئے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین میں نامیاتی مادوں کی مناسب مقدار اور نکاس آب کا ہونا لازمی ہے۔ زمین میں نامیاتی مادے جس قدر زیادہ ہوں گے اس میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت اتنی ہی زیادہ ہو گی جو کہ سٹرابیری کی پیداوار کے لئے بہت مفید ہے۔ سٹرابیری کی کاشت کے لئے میرابی اثر رکھنے والی گہری اور میر زمین نہایت موزوں ہے۔ اچھی قسم کا پتا، اچھی پیداوار کے لئے بہت اہم ہوتا ہے۔ کلاڈ ایک، متشوی، پاجارو اور ایک مور سٹرابیری کی سفارش کردہ اقسام ہیں۔ عام طور پر سٹرابیری کاشت کرنے کے لئے سائی رواں استعمال کئے جاتے ہیں یہ افزائش نسل کا سادہ طریقہ اور آسان طریقہ کار ہے۔ یہ ننھے پودے آپ اپنی پودوں کی نوک سے نکلتے ہیں۔ بہتر صحت پودوں کا انتخاب کریں۔ ایک آبائی پودے سے تقریباً 15 تا 20 سائی رواں نکلتے ہیں۔ میدانوں میں سائی رواں زیادہ مقدار میں نکلتے ہیں اور ان کی جڑیں بھی مضبوط ہوتی ہیں۔ سٹرابیری کی کاشت تخ سے بھی ہوتی ہے مگر یہ طریقہ کار تجارتی (کمرشل) اعتبار سے موثر ثابت نہیں ہے اور تخ سے اگائے گئے پودے سچے اصل نہیں ہوتے۔ سائی رواں کا انتخاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ سائی رواں کی جڑیں کٹی ہوئی نہ ہوں بلکہ تنے کے ساتھ جڑوں کا سٹچ تجما موجود ہونا چاہئے اور ان کی لمبائی کم سے کم 6 انچ ہونی چاہئے۔ ایسے سائی رواں جو آبائی پودے کے تنے کے قریب ہوتے ہیں وہ زیادہ مضبوط ہونے کی وجہ سے زیادہ پھل دیتے ہیں۔ سائی رواں لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پتے، تنا نہیں پانے کا کوئی حصہ ٹوٹنے نہ پائے۔ پودے سخت متعدد اور بیماریوں سے متاثر ہوں۔ ہمارے ملک میں اس کی کاشت کے لئے دو موسم یعنی بہار اور خزاں ہیں۔ میدانی علاقوں میں سائی رواں لگانے کا موسم تبھر اکتوبر ہے۔ جبکہ پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت موسم بہار کے اوائل میں کی جائے۔ زمین میں چار سے چھ مرتبہ ہل چلائیں تاکہ زمین نرم اور بھربھری ہو جائے اور زمین میں جڑی بوٹیوں کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔ پھر زمین کو سہاگے کی مدد سے ہموار کریں۔ تبھر تا نومبر کے مہینوں کے دوران ایک میٹر زمین میں آٹھ سے دس انچ گہری کی گلی سڑی کھاد ڈالیں۔ زمین کی تیاری کے وقت اور سائی رواں منتقل کرنے سے پہلے فاسفورس اور پوٹاش والی کھادیں استعمال کرنے سے بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ سٹرابیری پٹڑیوں پر کاشت کی جاتی ہے۔ پٹڑی زمین سے 10 تا 12 انچ اونچی بنائی جاتی ہے۔ پودے سے پودے کا درمیانی فاصلہ 9 تا 12 انچ رکھا جاتا ہے جبکہ پٹڑی سے پٹڑی کا آپسی فاصلہ 2 فٹ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح ایک ایکڑ میں تقریباً اسی سے پچیس ہزار سائی رواں لگائے جاتے ہیں۔ پودوں کو اچھی گہرائی میں لگائیں کہ ان کا نصف حصہ زمین کے اندر آ جائے اور گرد زمین کو اچھی طرح دبا دیں تاکہ پودے زمین میں مضبوطی سے کھڑے ہو جائیں۔ زیر پتے لگانے کے فوراً بعد آبپاشی ضروری ہے اس کے بعد ضرورت کے مطابق 7 سے 10 دن کے وقفے سے پانی لگائیں۔ اگر پانی کچھ مقدار اور سخت پر نہ لگایا جائے تو پودوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے اور پھل بھی کم لگتا ہے۔ جب پھول اور پھل آ جائیں تو پانی 4 سے 5 دن کے بعد موسم اور زمین کی خاصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائیں تاکہ پھلوں کی نشوونما اچھی طرح سے ہو سکے۔ پانی اتنی مقدار میں دیں کہ کھلیوں پر نہ چڑھنے پائے۔ سٹرابیری کی جڑیں کم گہرائی تک ہوتی ہیں اور یہ زمین کی اوپری سطح سے 12 انچ حاصل کرتی ہیں اس لئے ان کے لئے گلی سڑی کھاد کا استعمال بہت لازمی ہے جس میں موجود فاسفورس کے علاوہ 12 انچ سطح پودے کی نشوونما میں کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ریتلی زمین اور بھاری میرا زمین میں اس کا استعمال اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ ایک ایکڑ فصل میں 8 سے 10 ٹرالیاں گوبر کی گلی سڑی کھاد کار ہوتی ہے۔ نامیاتی کھادوں کے استعمال کے علاوہ کیمیائی کھادوں کو بھی استعمال میں لایا جاتا ہے تاکہ پیداوار بڑھائی جا سکے۔ ان کھادوں کے استعمال کے لئے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کھادیں جو جڑی خاصیت کی حامل ہوں۔ اس کیلئے سنگل سپر فاسفیٹ، مونیم سلفیٹ اور میوریٹ آف پوٹاش استعمال کرنی چاہئے۔ عام طور پر سنگل سپر فاسفیٹ کے اثر حالی کے تین حصے فی ایکڑ استعمال کئے جاتے ہیں۔ کھاد ڈالتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کھاد پودوں کے پتوں پر نہ پڑے ورنہ پتے جلنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ میدانی علاقوں میں بہائی کے وقت دو سے تین بوری امونیم سلفیٹ، سنگل سپر فاسفیٹ اور ایک بوری پوٹاش استعمال کریں اور جب فصل پر پھول آ جائیں تو ایک بوری امونیم سلفیٹ ڈالیں۔ اس فصل کی کامیاب کاشت کے لئے اس سے پندرہ دن کے وقفے سے خواہ جنگلی گھاس اور جڑی بوٹیاں تک کرنا بہت ضروری ہے۔ سٹرابیری کی جڑیں پھیلی اور نازک ہوتی ہیں اس لئے گوڈی کرتے وقت خیال رکھیں کہ جڑوں کو نقصان نہ پہنچے۔ سٹرابیری کے پودے دوسری فصلوں کی نسبت نرم و نازک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس پر سردی کے اثرات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ سخت سردیوں میں جب درجہ حرارت نقطہ انجماد پر آ جاتا ہے تو پودے بڑی تیزی سے حرارت خارج کرتے ہیں اور نقطے ہو جاتے ہیں۔ پودوں کے خلیوں کا پانی جم جاتا ہے اور کیمیائی عمل متوازن نہ رہنے کی وجہ سے پودے مر جاتے ہیں یا پیداوار میں نمایاں کمی کر دیتے ہیں۔ شدید کورا پڑنے کی صورت میں سٹرابیری کے پتے جھلس جاتے ہیں۔ سخت سردی اور کورے سے سٹرابیری کے چھوٹے پودے سوکھ جاتے ہیں اور جوان پودوں کے مختلف حصے مثلاً شاخیں، پھول، شاخیں اور تاجی طرح متاثر ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں پودوں کو سرکنڈا یا پرالی سے اچھی طرح ڈھانپ دینا چاہئے۔ کورے سے بچانے کے لئے ان میں کورے کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے اور پودوں کو تندرست رکھنے کے لئے مناسب خوراک برداشت دی جائے۔ کورے کی متوقع راتوں میں آبپاشی کی جائے کیونکہ آبپاشی سے زمین کا درجہ حرارت زیادہ کم نہیں ہوتا اور پودے کے خلیوں میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح پودے کی کورے کے خلاف قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ کھیت میں مختلف جگہوں پر گڑھے کھود کر ان میں پتے، گھاس پھوس، کوڑا کرکٹ یا ٹاہلی وغیرہ جلا کر دھواں کرنے سے بھی کورے کا اثر کم کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کا خیال رکھا جائے تاکہ صرف کورا پڑنے والی راتوں میں ہی دھواں کیا جائے۔ سٹرابیری دو سے تین سال تک پھل دیتی ہے مگر دو سال تک اچھی پیداوار دیتی ہے۔ پہلے سال کوالٹی کے لحاظ سے اچھا پھل ہوتا ہے جبکہ دوسرے سال پیداوار زیادہ ہوتی ہے مگر کوالٹی اچھی نہیں ہوتی۔ پہاڑی علاقوں میں سٹرابیری کی برداشت اپریل مئی کے پہلے ہفتے میں شروع ہو جاتی ہے۔ جبکہ میدانی علاقوں میں برداشت کا وقت آب و ہوا کی وجہ سے مارچ کے اواخر میں آ جاتا ہے۔ اس کا پھل اس وقت برداشت کیا جائے جب پھل پک کر تیار ہو جائے۔ اگر پھل پکنے سے پہلے توڑ لیا جائے تو پھل ترش ہو گا۔ پھل کے ساتھ پیڈنکل کا کچھ حصہ توڑیں۔ اگر پھل کو دور بھیجنا مقصود ہو تو اس صورت میں مکمل پکے ہوئے پھل پھیکے سے گریز کرنا چاہئے بلکہ تھوڑی سخت حالت میں برداشت کر لیں۔ اس کا پھل ایک ہفتے تک پڑا رہتا ہے۔ ایک کھیت سے 8 سے 9 دفعہ پھل توڑے جاتے ہیں۔ اس کی پیداوار 300 سے 400 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

☆☆☆